عبادت کا معنی و مفہوم، اہمیت وافادیت

عبادت کے معنی و مفہوم

قرآن مجید کی رو سے عبادت وہ اصل مقصد ہے جس کی خاطر انسان کو پیدا کیا گیا ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالی ہے: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔[1]

"اور میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے" لہذا ہمارے لیے اس بات کا سمجھنا بہت ضروری ہے کہ عبادت کیا ہے اور اس کا صحیح تصور کیا ہے۔

عبادت عربی زبان کا لفظ ہے جو تین معانی میں استعمال ہوتا ہے: پرستش، غلامی اور اطاعت۔

خدا کے واحد پروردگار ہونے سے لازم آتا ہے کہ صرف اسی کی پرستش کی جائے، اسی کا شکر ادا کیا جائے، اسی سے دعائیں مانگی جائیں اور اسی کے آگے محبت وعقیدت سے سر جھکایا جائے۔ یہ عبادت کا پہلا مفہوم ہے۔

خدا چونکہ واحد مولیٰ وآقا ہے لہذا لازم ہے کہ انسان اسی کا بندہ وغلام بن کر رہے، اس کے مقابلے میں خود مختارانہ رویہ اختیار نہ کرے اور اس کے مقابلے میں کسی اور کی ذہنی یا عملی غلامی قبول نہ کرے۔ یہ عبادت کا دوسرا مفہوم ہے۔

خدا چونکہ واحد فرمانروا ہے، لہذا لازم ہے کہ انسان اس کے حکم کی اطاعت اور اس کے قانون کی پیروی کرے۔ نہ خود اپنا حکمران بنے اور نہ اس کے سوا کسی دوسرے کی حاکمیت تسلیم کرے۔ یہ عبادت کا تیسرا مفہوم ہے۔[2]

شریعت کی اصطلاح میں، خدا کی ذات کے سامنے اپنی انتہائی عاجزی وانکساری کا اظہار کرنے اور اس کے احکام کو بجالانے کا نام عبادت ہے۔[3]

دوسرے الفاظ میں عبادت کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے خالق کے سامنے انتہائی عاجزی وانکساری کا اظہار کرے اور اپنی تمام زندگی اس کی ہدایات کے مطابق اور اس کے احکام کو بجالاتے ہوئے گزارے اور وہ یہ سب کچھ خدا کی رضا حاصل کرنے کے لیے کرے۔ اور خدا کے مقابلے میں کسی اور کے سامنے اپنا سرِ اطاعت خم نہ کرے۔

تمام انبیاء علیہم السلام کی تعلیم یہی تھی کہ انسان صرف ایک خدا کے احکام کی بجا آوری کرے، اور اس کے مقابلے میں کسی طاغوتی قوت کی اطاعت نہ کرے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ[4]

"یقیناً ہم نے ہر قوم میں کوئی رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے مقابلے میں کسی باطل قوت کی اطاعت سے اجتناب کرو"

اہلِ ایمان کو خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝۲۱[5]

---

[1] سورہ الذاریات:56

[2] مودودی سید ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، 2/263

[3] ندوی سید سلیمان، سیرت النبی ج5، ص30

[4] سورہ نحل:36

[5] سورہ بقرہ:21

"اے انسانو! اپنے پرد گار کی عبادت کرو، جس نے تمھیں اور تم سے پہلے آنے والوں کو پیدا کیا، تاکہ تم پرہیز گار بنو"

عبادت کے سلسلے میں مختلف تصورات

عبادت کا ایک جاہلی تصور ہے جس کے مطابق عبادت، محض پوجا پاٹ کا نام ہے۔ اور اس تصور کے مطابق چند مخصوص اوقات میں مخصوص مراسم ادا کرنے، اور نذر نیاز کا ہدیہ پیش کرنے کو عبادت کا نام دیا جاتا ہے۔ ان کے خیال میں اللہ تعالی اس قسم کی خوشامد سے خوش ہو جاتا ہے، اور باقی زندگی جس طرح چاہو گزارو۔

عبادت کا ایک دوسرا تصور جوگیانہ یا راہبانہ ہے۔ جس کے مطابق انسان دنیاوی زندگی سے الگ ہو کر خدا سے لو لگائے۔ مراقبہ، نفس کشی، اور مجاہدات، وریاضات کے ذریعے اپنی اندرونی قوتوں کو نشو نما دے اور دنیوی زندگی کی ذمہ داریوں سے سبکدوشی حاصل کر کے اخروی نجات حاصل کرے۔

اسلام کا تصورِ عبادت ان دونوں سے مختلف ہے۔ اسلام کی نظر میں انسان خدآئے واحد کا بندہ ہے۔ اس کا خالق، مالک اور حاکم صرف خداوندِ عالم ہے جس نے اس زمین پر اس کو اپنے نائب کی حیثیت سے مقرر کیا، کچھ اختیارات عطا کیے، کچھ ذمہ داریاں دیں، کچھ خدمتیں سپرد کیں، اپنی مملکت اور مخلوق کے کچھ حصہ پر اقتدار دیا۔ اس دنیا میں اس کا کام اپنے مالک کے مقصد کو پورا کرنا ہے۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا اور ادا کرنا ہے۔ مالک کی سپرد کی ہوئی خدمتوں کو سرانجام دینا ہے۔ اس کی آئندہ ترقی کا انحصار اسی پر ہے کہ اپنی تقرری کی مدت ختم کرنے کے بعد جب وہ مالک کے سامنے حساب کے لیے پیش ہو تو اس کے کارنامۂ زندگی سے یہ ثابت ہو کہ وہ ایک فرض شناس، ذمہ دار اور فرمانبردار بندہ تھا۔ نہ کہ سُست، کام چور، فرض ناشناس، یا باغی و نافرمان تھا۔[6]

عبادت کا جامع تصور

اسلام نے اپنی تعلیمات میں عبادت کا ایک جامع تصور دیا ہے، جس کے مطابق: ہر وہ نیک کام جو خالص خدا کے لیے یا اس کی مخلوق کو فائدہ پہنچانے کے لیے کیا گیا ہو، جس سے مقصود صرف خدا کی خوشنودی کا حصول ہو، عبادت ہے۔ دنیا کے وہ تمام کام جن کو دوسرے مذاہب دنیا کے کام کہتے ہیں، اسلام کی نظر میں وہی کام خدائی ہدایات کی روشنی میں اور خالص خدا کی رضا کے لیے سرانجام دیے جائیں تو وہ دنیا کے نہیں بلکہ دین کے کام ہو جاتے ہیں۔ اس لیے دین اور دنیا کے کاموں میں، کام کا فرق نہیں، بلکہ غرض و نیت کا فرق ہے۔[7]

لہذا اسلام کی نگاہ میں عبادت ایک ایسا جامع لفظ ہے جس کے اندر وہ تمام ظاہری و باطنی اقوال و افعال داخل ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور اس کی خوشنودی کا باعث ہیں مثلاً: نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، راست گوئی، امانت داری، اطاعتِ والدین، ایفائے عہد، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، جہاد فی سبیل اللہ، پڑوسیوں، مسکینوں اور ماتحتوں کے ساتھ حسنِ سلوک، جانوروں کے ساتھ اچھا برتاؤ، دعاء، ذکرِ الٰہی، تلاوتِ قرآن اور اس قسم کے تمام اعمالِ صالحہ عبادت کے اجزاء ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت، رحمتِ خداوندی کی امید اور عذابِ الٰہی کا خوف، خشیت، انابت، اخلاص،

---

[6] خورشید احمد، اسلامی نظریہ حیات، ص304

[7] ندوی سید سلیمان، سیرت النبی ج5 ص32

صبر وشکر، توکل اور تسلیم ورضا وغیرہ ساری اچھی صفات عبادات میں شامل ہیں۔[8] اسی طرح حلال روزی حاصل کرنا، اپنے اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا، بھوکے کو کھلانا، پیاسے کو پلانا، کسی کو راستہ دکھانا، کسی کی بوجھ اٹھانے میں مدد کرنا، یتیموں کی مدد کرنا اور بیماروں کی تیمارداری وطبع پرسی کرنا، ناپ تول میں انصاف سے کام لینا، فیصلہ انصاف سے کرنا، اپنے فرائض ذمہ داری کے ساتھ ادا کرنا، امانت کی حفاظت کرنا اور اسے مستحقین تک پہنچانا، ملکی نظم نسق چلانا، علم سکھانا اور علم کی تلاش کرنا، عبادت ہے۔ یہاں تک کہ لوگوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا اور اپنی بیوی بچوں سے پیار کرنا بھی عبادت ہے۔ آپ ﷺ نے یہاں تک فرمایا کہ کم سے کم لوگوں کو تکلیف دینے سے بچنا بھی عبادت ہے۔[9]

مطلب کہ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا ہے ان پر عمل کرنا اور جن چیزوں سے روکا ہے ان سے رک جانا یا دوسرے الفاظ میں حقوق اللہ وحقوق العباد کو خدائی ہدایات کے مطابق ادا کرنا، عبادت ہے۔ اس حوالے سے کئی آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ موجود ہیں، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاعْبُدُواْ اللّهَ وَلاَ تُشْرِكُواْ بِهِ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَبِذِيْ الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْجَارِ ذِيْ الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالجَنبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ [10]

"اور اللہ ہی کی بندگی کرو اور کسی چیز کو بھی اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قرابت دار پڑوسی، اجنبی پڑوسی، ہم نشین مسافر اور اپنے ماتحتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

ایک دوسری آیت میں جانی ومالی عبادات کے ساتھ پوری زندگی خدا کے سامنے گردن جھکانے کا حکم دیا گیا ہے: قُلۡ اِنَّ صَلَاتِيۡ وَنُسُكِيۡ وَمَحۡيَايَ وَمَمَاتِيۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ ۰۰۱۶۲ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرۡتُ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۰۰۱۶۳ [11]

"اے نبی ﷺ! آپ کہ دیں کہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے، جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے سر اطاعت جھکانے والا میں ہوں"

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایمان (جو عبادت کی اصل ہے) کی ٦٠ سے زائد شاخیں ہیں اور سب سے اعلیٰ ترین بات "توحیدِ الٰہی" ہے، یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور (ایمان کا) سب سے کم ترین درجہ یہ ہے کہ عام راستہ سے کسی رکاوٹ یا کوڑا کرکٹ کو دور کر دیا جائے (تاکہ کسی انسان کو تکلیف نہ پہنچے)[12]

عبادت کی اہمیت وافادیت ارکانِ اسلام کی روشنی میں

مذکورہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہو گئی کہ اسلام انسان کی پوری دنیاوی زندگی کو عبادت میں تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ اس کا مطالبہ یہ ہے کہ انسان کی زندگی

---

[8] قاسمی محمد جسیم الدین سیتامڑھی "عبادات مقاصد یا ذرائع "ماہنامہ دار العلوم، شمارہ 6، جلد 89، ربیع الثانی، جمادی الاول 1426ھ، مطابق جون 2005۔ بحوالہ www.darululoom-deobnd.com/ Date 20/5/2019

[9] ندوی، سیرت النبی، ج 5، خورشید احمد، اسلامی نظریہ حیات، صدر الدین اصلاحی، اسلام ایک نظر میں (باب عبادت کا خلاصہ)

[10] سورہ نساء: ٣٦

[11] سورہ الانعام: 162-163

[12] صحیح مسلم، کتاب الایمان، حدیث 153

کا کوئی بھی لمحہ خدا کی عبادت سے خالی نہ ہو۔ لا الہ الا اللہ "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں" کے اقرار کرنے کے ساتھ ہی یہ بات لازم آجاتی ہے کہ جس اللہ کو آدمی نے اپنا معبود تسلیم کر لیا ہے اس کا عبد یعنی بندہ بن کر رہے۔ اور بندہ بن کر رہنے کا نام ہی عبادت ہے۔ کہنے کو تو یہ بات بہت آسان ہے مگر عملاً انسان کی پوری زندگی کا اپنے تمام گوشوں کے ساتھ عبادت بن جانا آسان نہیں۔ اس کے لیے بڑی زبردست تربیت کی ضرورت ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ خاص طور پر انسان کی ذہنی تربیت کی جائے اور اس کا مضبوط کردار بنایا جائے، اس کی عادات وخصال کو ایک خاص سانچے میں ڈھالا جائے اور صرف انفرادی سیرت ہی کی تعمیر پر اکتفاء نہ کیا جائے بلکہ ایسا اجتماعی نظام قائم کیا جائے جو بڑے پیمانے پر افراد کو اس عبادت کے لیے تیار کرنے والا ہو اور جس میں سوسائٹی کی طاقت فرد کی پشت پناہ، اس کی مددگار، اور اس کی کمزوریوں کی تلافی کرنے والی ہو۔ یہی غرض ہے جس کے لیے اسلام میں نماز، روزہ، اور حج وزکوٰۃ کی عبادتیں فرض کی گئی ہیں۔ ان کو عبادات کہنے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ بس عبادات یہی ہیں، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس اصلی عبادت کے لیے انسان کو تیار کرتی ہیں، یا یہ کہ یہ اس کے لیے تربیت کا لازمی نصاب ہیں۔ ان ہی سے وہ مخصوص ذہنیت بنتی ہے، اس خاص کردار کی تشکیل ہوتی ہے، منظم عادات وخصائل کا وہ پختہ سانچہ بنتا ہے اور اس اجتماعی نظام کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں جس کے بغیر انسان کی زندگی کسی طرح عبادتِ الٰہی میں تبدیل نہیں ہو سکتی۔ نیز یہ کہ ان ارکان کے ذریعے بندہ رب سے قریب تر آتا ہے۔ اس کی روح کو بالیدگی حاصل ہوتی ہے اور وہ زمین وآسمان کے مالک کا محبوب وپسندیدہ بندہ بن جاتا ہے۔ ان چار چیزوں کے سوا اور کوئی ذریعہ ایسا نہیں جس سے یہ مقصد حاصل ہو سکے۔ اسی بنا پر ان کو ارکانِ اسلام قرار دیا گیا ہے یعنی یہ وہ ستون ہیں جن پر اسلامی زندگی کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔[13]

یہ ارکان کس طرح انسان کو اس بڑی عبادت کے لیے تیار کرتے ہیں اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

---

[13] خورشید احمد، اسلامی نظریہ حیات ص 307-308